﴿اداریہ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قومی اسمبلی میں حدود قوانین ۱۹۷۹ کی تنسیخ اور ترامیم کی کوششیں

رئیس التحریر (مولانا) سید نصیب علی شاہ الہاشمی (ایم این اے)

عصر حاضر میں جبکہ لادینی قوتیں اسلام دشمن طاقتوں کے اشارہ پر مذہب کے خلاف انتہائی مستعدی کے ساتھ کام کررہے ہیں ان میں پاکستان میں موجود اسلامی قوانین کو ختم کرنے کی منظم کوششیں کی جارہی ہیں ان میں حدود قوانین کی تنسیخ یا ترامیم لانے کی ناپاک کوششیں شروع ہوچکی ہیں چنانچہ حدود آرڈیننس ۱۹۷۹ء تنسیخ کے لئے منگل ۱۴ فروری ۲۰۰۶ء کو قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین نے بل پیش کیا ہے اتفاق سے اس روز ہم سولہ (۱۶) اراکین پر مشتمل وفد قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر مولانا فضل الرحمٰن کے قیادت میں جمعیۃ علماء ہند کے امیر مولانا سید اسعد مدنیؒ کے جنازہ میں شرکت کے لئے دارالعلوم دیوبند انڈیا گئے تھے جس میں اکثریت قومی اسمبلی کے علماء اراکین کی تھی چنانچہ پیپلز پارٹی نے موقع کو غنیمت جان کر حکومتی پارٹی کے تعاون سے تنسیخ کا درجہ ذیل بل پیش کیا قارئین المباحث الاسلامیۃ کے معلومات کے لئے ہم پہلے بل کی اصل متن پیش کرتے ہیں۔

حدود قوانین ۱۹۷۹ء کو منسوخ کرنے کا ایک بل

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ حدود قوانین ۱۹۷۹ کو منسوخ کیا جائے! بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

۱۔ مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:۔ یہ ایکٹ حدود قوانین (تنسیخ) ایکٹ ۲۰۰۵ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

۲۔ یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۳۔ تنسیخ:۔ جائیداد کے جرائم (نفاذ حدود) آرڈیننس، ۱۹۷۹ء (آرڈیننس نمبر ۶ مجریہ ۱۹۷۹)، جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس، ۱۹۷۹ (آرڈیننس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹)، جرم قذف (نفاذ حد) آرڈیننس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۹) کوڑوں کی سزا دینے کا آرڈیننس ۱۹۷۹ (آرڈیننس نمبر ۹ مجریہ ۱۹۷۹)، اور امتناع (نفاذ حد) حکم ۱۹۷۹ کو بذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

بیان اغراض و وجوہ

مذکورہ بالا حدود قوانین ۱۹۷۹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں بحث کے لئے لائے بغیر مارشل لا، دور حکومت کے دوران مشتہر کئے گئے تھے اور اس طرح ان قوانین پر پاکستان کے عوام کے منتخب نمائندوں کو ان پر اپنی آراء پیش کرنے سے محروم رکھا گیا جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور ۱۹۷۳ کی تصریحات کے منافی ہے۔ لہذا یہ قرین مصلحت ہے کہ بل ہذا کے ذریعے مذکورہ قوانین کو منسوخ کیا جائے۔

بل پر درجہ ذیل ممبران کے دستخط ہیں۔

بیگم شیری رحمٰن	بیگم ناہید خان
آنسہ شگفتہ جمانی	سیّد قربان علی شاہ
بیگم ہیلم حسنین	مخدوم شاہ محمود حسین قریشی
جناب عبدالجیب پیرزادہ	جناب اعتزاز احسن
محترمہ مہرین انور راجہ	محترمہ فوزیہ وہاب
آنسہ فوزیہ حبیب	سیّد نوید قمر

حدود قوانین ۱۹۷۹ کو منسوخ کرنے کا درجہ بالا بل پیپلز پارٹی کے ان ممبران کی مخصوص ذہنیت کی ترجمانی کر رہا ہے جبکہ حدود قوانین وضع ہونے کے بعد دو ادوار پیپلز پارٹی کے گزارے ہیں۔ خود اپنے اسمبلیوں میں انہوں نے اس کو منسوخ کرنے کا بل پیش نہیں کیا۔ اب مسلم لیگ (ق) کے دور میں انہوں نے یہ جرأت کی جس سے واضح ہو رہا ہے کہ اس مسئلے پر دونوں پارٹیوں کا موقف ایک ہے۔ اس پر المجلس الفقھی جمعیۃ علماء اسلام نے ۱۶ فروری ۲۰۰۵ء جمعہ کو مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں بندہ کی اقامت گاہ واقع J-406 پارلیمنٹ لاجز اسلام آباد میں منعقدہ ایک اجلاس میں تفصیلی غور کیا گیا جس میں جید علماء اور بعض اراکین قومی اسمبلی بھی شامل تھے بندہ نے بحیثیت ناظم المجلس اس کا تفصیلی ایجنڈا اور وزارت ترقی خواتین پاکستان اور وومن کمیشن اور دیگر مختلف تنظیموں کی رپورٹ پیش کی۔ اجلاس نے اس سلسلہ میں باقاعدہ لائحہ عمل تشکیل دینے اور حدود قوانین کے دفاع اور اس کا جائزہ لینے کے لئے جدوجہد تیز کرنے، دینی اور علمی حلقوں کو بیدار کرنے اور اس پر مزید تحقیقی کام کرنے پر زور دیا۔ اس سلسلہ میں ''المباحث الاسلامیة'' کے ذریعہ ان قوانین کے بارے میں اہم اور بنیادی معلومات سامنے رکھنا چاہتے ہیں ان میں حد زنا شامل ہے۔

ذیل میں ہم حد زنا کی دفعات کی مختصر تفصیل پیش کرنا چاہتے ہیں

حد زنا کی دفعات کا اجمالی تعارف

حکومت پاکستان نے ۱۰ فروری ۱۹۷۹ء کو جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس ۱۹۷۹ء جاری کیا جس کا مقصد یہ بتایا گیا:

''چوں کہ یہ ضروری ہے کہ زنا سے متعلق موجودہ قوانین میں ترمیم کی جائے تاکہ اُسے اسلامی احکام کے مطابق جس طرح قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے، بنایا جائے''۔ اس آرڈیننس کی کل ۲۲ دفعات ہیں ان میں تین دفعات اصطلاحات کی تشریح پر مشتمل ہیں۔ دفعہ نمبر ۲ میں بالغ، حد، نکاح، محصن اور تعزیر کی تعریف کی گئی ہے، دفعہ نمبر ۴ اور ۶ میں زنا بالجبر کی تعریف کی گئی ہے۔

دفعہ نمبر ۵ حد زنا کے بارے میں ہے۔

دفعہ نمبر ۷ نابالغ کی سزا کے بارے میں ہے۔
دفعہ نمبر ۸ زنا اور زنا بالجبر کے ثبوت کے لئے معیار شہادت کو بیان کرتی ہے۔
دفعہ نمبر ۱۰ تعزیری سزاؤں کے بارے میں ہے۔
دفعہ نمبر ۱۱، ۱۲ اور ۱۶، اغوا کی سزا کے بارے میں ہے۔
دفعہ نمبر ۱۳ اور ۱۴ عصمت فروشی کی غرض سے مردوں اور عورتوں کی خرید و فروخت سے متعلق ہیں۔
دفعہ نمبر ۱۵ دھوکہ دہی سے زنا کے ارتکاب پر سزا کو بیان کرتی ہے۔

آرڈیننس کی چار دفعات ایسی ہیں جن میں اس آرڈیننس کی دفعات کے حوالے سے ضابطہ وضع کیا ہے۔ دفعہ نمبر ۹ ملزم کے اعتراف سے اور گواہ کے گواہی سے انحراف کی صورت میں طریقہ کار بیان کرتی ہے۔
دفعہ نمبر ۱۷ میں سنگ ساری یا کوڑوں کی سزا کے اجراء کا طریقہ کار بیان کیا گیا ہے۔
دفعہ نمبر ۱۹ میں تعزیرات پاکستان کی ان دفعات کی نشاندہی کی گئی ہے جن کا اطلاق اس آرڈیننس پر بھی ہو۔ نیز ان دفعات کی فہرست دی گئی ہے جو اس آرڈیننس کے نافذ ہونے کے بعد منسوخ متصور ہوں گی۔
دفعہ نمبر ۲۰ میں مقدمہ کا اندراج، تفتیش، عدالت میں سماعت وغیرہ کے طریق کار کے بارے میں بتایا گیا ہے اس کا وہی طریقہ ہوگا جو ضابطہ فوجداری میں دیا گیا ہے تاہم اس آرڈیننس کے تحت مقدمہ سیشن کورٹ میں اور اپیل وفاقی شرعی عدالت میں دائر ہوگی، نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ضابطہ فوجداری کی کون کون سی دفعات کا اطلاق اس آرڈیننس پر نہیں ہوگا۔
دفعہ نمبر ۲۱ میں کہا گیا ہے کہ اس عدالت کا جج مسلمان ہوگا۔
دفعہ نمبر ۲۲ میں ان مقدمات کو آرڈیننس کے اطلاق سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے جن کا ارتکاب اسکے نفاذ سے پہلے ہوا تھا۔
اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حدزنا آرڈیننس کی دفعہ ۱، ۳، ۱۱، ۲۲ تک کی دفعات کا تعلق طریق کار یا تعزیری سزاؤں سے بچنے بارے میں ہم پہلے باب میں تفصیل سے بتا چکے ہیں کہ تعزیری سزاؤں کا حدود سے کوئی تعلق نہیں ہے اور انہیں حدود آرڈیننس سے الگ کر دینا چاہیئے۔
ان قوانین میں ترامیم کے لئے جنرل پرویز مشرف کے حکم سے قائم وومن کمیشن نے ترامیم پیش کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ ریٹائرڈ جسٹس ماجدہ رضوی کی سربراہی میں تشکیل شدہ اس وومن کمیشن اور خواتین کی دیگر تنظیموں کی سفارشات میں زنا حدود آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۹ کی دفعہ ۱۰ ذیلی دفعہ ۲ اور ذیلی دفعہ ۱۶ کو حذف کرنے اور تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ کی دفعات ۳۶۶ اور ۳۷۶ کو بحال کرنا شامل ہے۔ اور اگر حکومت نے اس کو بل کی صورت میں پیش کر دیا تو آرڈیننس کی دفعہ (۲) ۱۰ کی مجوزہ تنسیخ سے عورتوں کو زنا بالرضا کے جرم کی سزا جو دس سال قید اور ۳۰ کوڑوں تک ہے منسوخ کی جائیگی۔
حدود آرڈیننس ۱۹۷۹ سے قبل جنسی جرائم مثلاً زنا وغیرہ پر تعزیری قانون تعزیرات ہند مجریہ ۱۸۶۰ میں جو پاکستان بننے کے بعد

''تعزیراتِ پاکستان'' کہلاتی ہے موجود تھا جو انگریزی دور میں انگریز نے بحیثیت حکمران اس میں اپنے سماجی واخلاقی عادات واطوار کو سمویا لہٰذا اس قانون میں زنا بالرضا کوئی جرم نہیں تھا۔ پاکستان بننے کے باوجود تعزیراتِ پاکستان ۱۹۷۹ تک اپنی سابقہ صورت میں لاگو رہا جس میں زنا بالرضا کوئی جرم نہیں تھا۔

حدود آرڈیننس میں زنا بالجبر کی سزائیں مقرر ہیں ایک زیر دفعہ ۵ کی سزائیں یعنی شادی شدہ زانی جوڑے کیلئے رجم یعنی (سنگساری) تا موت اور غیر شادی شدہ زانی جوڑے کیلئے سو، سو کوڑوں کی سزا مقرر ہے۔ چونکہ حد کی سزا کیلئے مقرر شدہ معیار شہادت کا ملنا مشکل ہے اور نہ ہی ملزمان اقبال جرم کرتے ہے لہٰذا ۱۹۷۹ء سے لیکر آج تک پولیس نے نہ کوئی مقدمہ بنایا ہے اور اگر بنایا بھی ہے تو عدالت میں ثابت نہ ہوسکا اور نہ آئندہ کوئی امکان ہے اس طرح دفعہ ۵ عملی طور پر غیر مؤثر ہے اس لئے وومن کمیشن نے اس کو قانون کا اسلامی تشخص قائم رکھنے کے لئے نہیں چھیڑا اور کمال ہشیاری سے صرف (۲) ۱۰ کی منسوخی کا مطالبہ کیا ہے۔

حدود آرڈیننس کے تحت حد زنا آرڈیننس ۱۹۷۹ء کے بارے میں بار بار سوالات اٹھائے گئے اور اسکے عبارات میں نقائص کا پروپیگنڈا کیا گیا چونکہ حدود آرڈیننس کے یہ سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل نے ہی پیش کئے تھے جو کہ ملک کی ایک آئینی ادارہ ہے ۱۴ ماہ کونسل نے اس پر محنت کی اور یہ قوانین اچانک نہیں آئے جیسا کہ بیگم شیری رحمٰن اور پیپلز پارٹی کے بعض دیگر اراکین قومی اسمبلی نے بل کے اغراض ووجوہ میں اس کا اظہار کیا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا آئینی حصہ ہے اور پارلیمنٹ ہی کی طرف سے اس بحث کو اس ادارہ کی طرف سپرد کیا گیا تھا اور تقریباً چودہ ماہ ایک طویل بحث کے بعد ہی حدود آرڈیننس کو منظور کیا گیا اس وقت علم اور قانون کے لحاظ سے ممتاز شخصیات اس کونسل میں شریک رہیں جن میں جسٹس ریٹائرڈ اے کے بروھی، جسٹس ریٹائرڈ محمد افضل چیمہ، صلاح الدین احمد، مولانا محمد تقی عثمانی، پیر کرم شاہ الازہری، خواجہ قمر الدین سیالوی، مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، ڈاکٹر محمود احمد غازی اور شیعہ عالم مفتی جعفر حسین اور دیگر شخصیات شامل تھے۔ حدود قوانین نافذ ہونے کے بعد مختلف مواقع پر ان قوانین سے متعلق بار بار جو اعتراضات اور شکوک وشبہات پھیلائے گئے اس پر اسلامی نظریاتی کونسل نے سالانہ رپورٹ ۲۰۰۱ء - ۲۰۰۲ء میں دوبارہ جائزہ لے کر یوں رپورٹ پیش کیا۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی کمیٹی برائے جائزہ قوانین حدود وقصاص نے اپنے دوسرے اجلاس میں اس آرڈیننس کا شق بہ شق جائزہ لیا۔ کمیٹی کا یہ اجلاس ۲۶ مئی ۲۰۰۲ء (بروز اتوار) کونسل کے میٹنگ روم میں زیر صدارت جناب جسٹس (ر) امجد علی، کنوینر کمیٹی منعقد ہوا تھا۔ کونسل نے اپنے ۱۴۷ویں اجلاس ۵/۶ جون ۲۰۰۲ء میں تفصیل اور تعمق کے ساتھ اس کمیٹی کی شفارشات کی روشنی میں آرڈیننس کا شق بہ شق جائزہ لیا۔ اس آرڈیننس کی دفعات کے بارے میں کمیٹی کی رائے اور کونسل کا نقطۂ نظر حسب ذیل ہے:

دفعہ نمبر ا:

(1) "Short title, extent and commencement: (1)

This Ordinance may be called the offence of Zina (Enforcement of Hudood)

Ordinance, 1979"

ترجمہ: ''۱۔مختصر عنوان، وسعت کا آغاز

(۱) آرڈیننس ہذا کو جرم زنا (نفاذ حدود) کا آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۹ء کہا جائے گا۔''

کمیٹی نے اس دفعہ کے بارے میں دو نکات پر غور کیا تھا:

(۱) ہمارے معاشرے میں لفظ زنا کے استعمال میں خاصا حجاب محسوس کیا جاتا ہے، اس لئے اس کے استعمال سے اجتناب کرتے ہوئے کوئی اور لفظ اس مفہوم کی ادائیگی کے لئے لکھا جائے۔ تاہم تفصیلی غور و فکر کے بعد کمیٹی نے طے کیا تھا کہ قرآن و سنت اور اسلامی فقہ میں یہی لفظ استعمال کیا گیا ہے اور خواندہ و ناخواندہ ہر شخص اس کا مفہوم سمجھتا ہے لہذا اس کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں۔ یہ ایک شرعی اصطلاح ہے، جس کا مفہوم شاید کوئی دوسرا لفظ بہتر طور پر صحت معنی کے ساتھ ادا نہ کر سکے۔ لہذا اسی کو برقرار رکھا جائے۔

(۲) کمیٹی کے سامنے دوسرا نکتہ یہ تھا کہ اس آرڈیننس میں جرم زنا کے ساتھ لفظ ''حدود'' جمع کے صیغے میں استعمال کیا گیا ہے حالانکہ یہ صرف ایک ''حد'' ہے اس لئے تجویز کیا گیا کہ لفظ ''حدود'' کو لفظ ''حد'' سے بدل دیا جائے۔ کونسل نے اس دفعہ کے بارے میں کمیٹی کی ان دونوں آراء سے اتفاق کیا۔

دفعہ نمبر ۲:

2-Definitions:

(a) "Adult" means a person who has attained, being a male, the age of eighteen years or being a female, the age of sixteen years, or has attained puberty."

ترجمہ: ۲۔تعریفات

(الف) ''بالغ'' سے مراد ایسا شخص ہے کہ اگر وہ مرد ہو تو اٹھارہ سال کی عمر کا ہو اور اگر عورت ہو تو سولہ سال کی عمر کی ہو چکی ہو یا بلوغت کو پہنچ چکی ہوں۔''

کمیٹی کے بعض ارکان کی رائے یہ تھی کہ اس دفعہ کا آخری حصہ ''بلوغت کو پہنچ چکے ہوں'' مبہم ہے، اس لئے اسے حذف کر دینا چاہیئے۔ آج کل شرق اوسط کے اکثر ممالک اور خاص اعتراف بلوغت طور پر ہمارے شہری معاشرہ میں نو دس سال کی بچیوں کو ایام (حیض) شروع ہو جاتے ہیں لہذا امکان ہے کہ نو دس سال کی بچی کو بھی سزا ہو جائے۔ حالانکہ اس عمر کی بچی میں اپنی جسمانی بلوغت، جنسی فعل اور اس کے نتائج کا شعور و ادراک نہیں ہوتا اور کوئی بھی بدطینت شخص بہلا پھسلا کر اس کے ساتھ اس شنیع حرکت کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ علامت بلوغت کی بنیاد پر لڑکوں اور لڑکیوں میں بلوغت کی تعین میں عمروں اور شعور کے اختلاف کا قوی امکان بھی موجود ہے۔

دوسری رائے یہ تھی کہ یہ قوانین جرم زنا سے متعلق ہیں، اس لئے اس خاص پس منظر میں یہ تعریف بڑی مناسب ہے، اس میں تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

ایک اور رائے یہ تھی کہ تعین بلوغت پر شریعت کے بہت سے احکام کا دارومدار ہے، عمر کی تعین میں فقہاء کے اختلاف کے ساتھ ساتھ مروجہ قوانین میں بھی یہ اختلاف موجود ہے۔ تاریخ پیدائش پسماندہ علاقوں بلکہ نسبتاً ترقی یافتہ علاقوں کے ناخواندہ طبقوں میں معلوم ہی نہیں ہوتی، اس لئے صرف عمر کا تعین پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے پہلے کونسل نے اپنے ۱۴۴ ویں اجلاس (۱۲-۱۴ ستمبر ۲۰۰۰ء) میں وفاقی وزارت قانون وانصاف وانسانی حقوق و پارلیمانی امور کے تیار کردہ:

Juvenile Justice system Ordinance, 2000 (Ordinance No.XXII-2000)

کے مسودہ پر تبصرہ کرتے ہوئے تمام قوانین میں لڑکے اور لڑکی دونوں کے لئے ۱۵ سال کی عمر کی تعین کی سفارش کی تھی جس کی بنیاد پر......

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی حسب ذیل حدیث ہے:

"عرضت على النبي ﷺ يوم احد ، وانا ابن اربع عشرة سنة فلم يجزني، ولم يرني بلغت، و عرضت عليه يوم الخندق و انا ابن خمس عشرة سنة فاجازني، ورآني بلغت" (صحیح البخاری مع الفتح ج ۵، ص ۲۷۶ ط۔ السلفیۃ)

(مجھے غزوہ احد کے دن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور اس وقت میری عمر چودہ سال تھی تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت نہیں دی کیونکہ آپ نے مجھے بالغ نہیں سمجھا تھا اور پھر غزوہ احد کے دن مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا جب کہ میں پندرہ سال کا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت عطا فرمادی اور مجھے بالغ تصور فرمایا)

ایک رائے یہ بھی تھی کہ مختلف قوانین میں بلوغت کے لئے مختلف عمروں کی تحدید ارادی ہے لہذا اس جرم کے سیاق وسباق میں بلوغت کی عمر کا الگ الگ تعین یعنی لڑکے کے لئے ۱۸ سال اور لڑکی کے لئے ۱۶ سال ہی مناسب ہے۔ واضح رہنا چاہیئے کہ عائلی قوانین ۱۹۶۱ء میں بھی نکاح/شادی کیلئے لڑکیوں کی کم از کم عمر ۱۶ سال ہی قرار دی گئی ہے۔

کمیٹی میں اکثر ارکین کرام کی رائے یہ تھی کہ بلوغ کی تعریف میں علامت بلوغ کا ذکر پہلے ہونا چاہیئے اور تعریف یوں ہونی چاہیئے: "بالغ" سے مراد وہ لڑکا/لڑکی ہے، جس میں علامات بلوغ پائی جائیں یا اگر لڑکی ہو تو ۱۶ سال اور اگر لڑکا ہو تو ۱۸ سال کی عمر کو پہنچ جائے"۔

"(a)" Adult" means a person who has attained puberty, or the age of eighteen years being a male, or the age of sixteen years being a female".

کمیٹی کے اکثر شرکاء کی یہی رائے تھی۔ کونسل نے بھی خاصی تفصیلی بحث کے بعد اس رائے کی توثیق کی۔

"(B)" Hadd" means punishment ordained by the Holy Quran or Sunnah".

(ب) "حد" کی مذکورہ بالا تعریف میں مندرجہ ذیل ترمیم تجویز کی: "جس کی قرآن وسنت میں مقدار متعین کی گئی ہو"۔

کونسل نے اس دفعہ پر غور کرتے ہوئے کہا کہ آرڈیننس میں اصل انگریزی الفاظ درست ہیں اور اردو میں اسے درجِ ذیل الفاظ میں لکھا جائے:

''حد'' سے مراد وہ سزا ہے، جس کی مقدار قرآن وسنت میں متعین کی گئی ہو''۔

"(c)" Marraige" means marraige which is not void according to the personal law of the parties, and "married" shall be construed accordingly."

ترجمہ: ''(ج)'' ''نکاح'' سے مراد وہ نکاح ہے جو فریقین کے شخصی قانون کے مطابق باطل نہ ہو اور شادی شدہ کے معنی اس کے مطابق لئے جائیں گے۔''

کمیٹی میں بعض ارکان کی رائے یہ تھی کہ اس کی تعریف کی کچھ وضاحت ہونی چاہیئے تا کہ اس کی تعبیر میں اختلاف رائے نہ ہو سکے لیکن اس رائے سے اتفاق نہیں کیا گیا کیونکہ قانون میں وضاحتیں لکھنے سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں، دوسرے یہ کہ قانون کی دو تعبیروں میں سے اس تعبیر کو ترجیح دی جاتی ہے، جس میں ملزم کا فائدہ ہو، نیز اس قانون میں ''شخصی قانون'' کے الفاظ وسیع مفہوم کے ذریعے تمام پیش آمدہ صورتوں کا حل نکالا جاسکتا ہے۔

کونسل نے کمیٹی کے اس موقف سے اتفاق کرتے ہوئے تجویز کیا کہ اس کی تعریف اردو ترجمہ میں تینوں جگہ لفظ ''نکاح'' کے بجائے ''شادی'' لکھا جائے، جب کہ اصل انگریزی متن میں پہلے ہی لفظ "marraige" استعمال کیا گیا ہے۔

(e) "Tazir" means any punishment other than hadd........

(ہ) ''تعزیر'' سے مراد ''حد'' کے علاوہ کوئی دیگر سزا ہے۔''

کمیٹی نے تعزیر کی مذکورہ بالا تعریف کے بارے میں وضاحت کی کہ:

(۱) شرعاً تعزیر کی کوئی سزا متعین نہیں۔

(۲) تعزیر کی کم سے کم مقدار بھی متعین نہیں۔

(۳) اگر بطور تعزیر ایسی سزا دی جارہی ہو، جو ''حد'' میں بھی دی جاتی ہو تو اس کی مقدار ''حد'' کی کم سے کم مقدار سے کم رہنی چاہیئے مثلاً بطور تعزیر اگر کوڑوں کی سزا دی جائے تو وہ انتالیس کوڑوں سے زیادہ نہ ہو کیونکہ کوڑوں کی تعداد حد (شرب خمر) میں کم سے کم چالیس ہے۔

یا بعض کے نزدیک اناسی (۷۹) کوڑے، کیونکہ ان کی رائے میں شرب خمر کی حد اسی (۸۰) کوڑے ہے۔

(الفقہ الاسلامی وأدلتہ، د۔ وھبۃ الزحیلی، ج ۶ ص ۵۱۹۱)

کونسل نے کمیٹی کے اس موقف سے اتفاق کیا۔

دفعہ نمبر ۴:

"4. Zina: A man and a Woman are said to commit 'Zina' if they wilfully have

sexual intercourse without being validly married to each other."

۴۔زنا:

"ایک مرد اور ایک عورت زنا کے مرتکب کہلائیں گے اگر باہمی جائز شادی کے بغیر بالارادہ مباشرت کریں۔"

کمیٹی نے بالاتفاق یہ تجویز دی تھی کہ اس تعریف کی بجائے رکن کونسل جناب قاضی ہارون کے نوٹ میں موجود کتب فقہ سے دی گئی زنا کی تعریف کو یہاں لکھا جائے، جس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے:

"کسی شخص کا اپنے اختیار سے ایسی زندہ مشتھادہ عورت کی شرم گاہ میں حرام وطی کا نام زنا ہے، جس سے نہ اس کا نکاح ہوا ہو اور نہ ہی شبہ نکاح ہو"۔

کونسل نے کمیٹی کی اس رائے سے اتفاق کیا، جب کہ چیئرمین کونسل کی رائے یہ تھی کہ آرڈیننس میں موجود زنا کی تعریف کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے: "and without any shibh-i-nikah between them" (جب کہ ان دونوں کے درمیان شبہ نکاح بھی موجود نہ ہو) تو اس سے بھی قاضی محمد ہارون کی تعریف کا مفہوم حاصل ہو جائے گا۔

دفعہ نمبر ۵:

5. Zina liable to hadd: (1) Zina is zina liable to hadd if ;

(a) It is committed by a man who is an adult and is not insane with a woman to whome he is not, and do, not suspect himself to be marraied;

OR

(b) it is committed by a woman who is an adult and is insane with a man to whome she is not, and does not suspect herself to be, married.

(2) Whoever is guilty of zina liable to hadd shall, subject to the provisions of this Ordinance,

(a) if he or she is a muhsan, be stoned to death at a public place;

OR

(b) If he or she is not a muhsan, be punished, at a public place, with whipping numbering one hundred stripes.

(3) No punishment under sub-section (2) shall be executed until it has been confirmend

by the court to which an appeal from the order of conviction lies; and if the punishment be whipping, until it is confirmed and executed, the convict shall be dealt with in the same manner as if sentenced to simple imprisnoment."

"۵۔زنا مستوجب حد......"

کمیٹی کے اجلاس میں بالا اتفاق یہ طے پایا تھا کہ اس دفعہ میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔کونسل نے بھی کمیٹی کی اس رائے سے اتفاق کیا۔

دفعہ نمبر ۶:

6. zina-bil-jabr: (1) a person is said to commit zina-bil-jabr If he or she has sexual intercourse with a woman or man, as the case may be, to whom he or she is not validaly married, in any of the following circumstancs, namely:

(a) Against the will of the victim;

(b) without the consent of the victim;

(c) when the consent has been obtained by putting the victim in faer of death or of hurt; or

(d) with the consent of the victim, when the offender knows that the offender is not validly married to the victim and that the consent is given because the victim believes that the offender is another person to whome the victim is or believes hereself or himself to be validly married.

Explanation: Penetration is sufficient to constitute the sexual intercourse necessary to the offence of zina-bil-jabr.

(2). Zina-bil-jabr is zina-bil-jabr liable to hadd if it is committed in the circumstances specified in sub-section (1) of section 5".

۶۔زنا بالجبر......

کونسل نے اس دفعہ کی ضمنی دفعہ (۲) میں موجود معنی و مفہوم کی الجھن اور اس کے الفاظ سے زنا بالجبر کی صورتوں کو زنا بالرضا (دفعہ ۵ ذیلی دفعہ ۱)

کے مماثل قرار دیئے جانے کے احتمال کے پیش نظر ذیلی دفعہ (۲) کو حذف کرنے کی سفارش کے ساتھ ساتھ ذیلی دفعہ(۱) کے جزء(d) میں ایک لفظ کی تبدیلی کی یہ تجویز پیش کی کہ اس میں لفظ "another" کو خذف کر کے اس کی بجائے لفظ "the" لکھ دیا جائے تا کہ عبارت یوں ہو جائے: "that the offender is the person to whom......."

اس ایک لفظ کی بے حد اہم تبدیلی سے ذیلی شق (ا) کا مفہوم بالکل واضح ہو جائے گا۔ موجودہ صورت میں اصل مفہوم ومطلوب کے برعکس معنی ظاہر ہوتے ہیں۔

کونسل کے اجلاس میں اس رائے سے مکمل اتفاق کیا گیا۔

دفعہ نمبر ۷:

7. Punishment for zina or zina-bil-jabr where convict is not an adult:

A person guilty of zina or zina-bil-jabr shall, if he is not an adult, be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to five years, or with fine, or with both, and may also be awarded the punishment of whipping not exceeding thirty stripes:

Provided that, in the case of zina-bil-jabr, if the offender is not under the age of fifteen years, the punishment of whipping shall be awarded with or without any other punishment."

ترجمہ: ''۷۔ زنا بالجبر کے جرم کی سزا جب کہ مجرم بالغ نہ ہو:

کوئی شخص جو زنا یا زنا بالجبر کا مرتکب ہوا ہو، اگر بالغ نہ ہو تو اسے ایسی مدت کیلئے کسی ایسی قسم کی سزا قید دی جائے گی، جو پانچ سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں اور کوڑے مارنے کی سزا بھی دی جا سکتی ہے جو تیس کوڑوں سے زیادہ نہ ہو۔ بشرطیکہ زنا بالجبر کی صورت میں اگر مجرم پندرہ سال سے کم عمر کا نہیں ہے تو کوڑوں کی سزا مع بغیر یا سزا کے دی جائے گی۔''

کمیٹی نے اس دفعہ کے بارے میں اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ اس میں بظاہر تناقض ہے کیونکہ کوڑوں کی سزا کے لئے یہ شرط لگائی گئی ہے کہ مجرم پندرہ سال سے کم عمر کا نہ ہو لیکن اگر مجرم پندرہ سال سے کم عمر کا ہو اور اس میں علامات بلوغت موجود ہوں تو اس کو کوڑوں کی سزا دی جائے گی لیکن طے پایا کہ اس میں کوئی تناقض نہیں کیونکہ اس حالت میں مجرم بالغ ہوگا اور بالغ کو کوڑوں کی سزا دینے کے لئے کوئی شرط نہیں، اگر مجرم بالغ نہ ہو تو پھر کوڑوں کی سزا کے لئے پندرہ سال سے زیادہ عمر کا ہونا ضروری ہے لہذا اس میں کوئی تناقض نہیں ہے۔

کونسل نے بھی کمیٹی کی اس رائے سے اتفاق کیا کہ اس میں کوئی تناقص یا کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں ہے۔

دفعہ نمبر ۸:

8. Proof of zina or zina-bil-jabr liable to hadd: Proof of zina or zina-bil-jabr liable to hadd shall be in one of the following forms, namely:-

(a) The accused makes before a court of competent jurisdiction a confession of the commission of the offence; or

(b) At least four Muslim adult male witnesses, about whom the court is satisfied, having regard to the requirements of tazkiyah-al-shuhood, that they are truthful persons and abstain from major sins (kaba-ir), give evidence as eye-witnesses of the act of penetration necessary to the offence: Provided that, If the accused is a Non-Muslim, the eye-witnesses may benon-Muslim.

Explanation: In this section "tazkiyah-al-shuhood" means the mode of inquiry adopted by a court to satisfy itself as to the credibility of a witness"

ترجمہ: "۸۔زنا یا زنا بالجبر مستوجب حد کا ثبوت:

زنا یا زنا بالجبر مستوجب حد کا ثبوت مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی ایک میں ہوگا، یعنی

(الف) ملزم کسی با اختیار عدالت کے روبرو جرم کے ارتکاب کا اقرار کرے،، کمیٹی نے تجویز کیا تھا کہ اس کی شق (a) کو اس طرح لکھا جائے: ملزم کسی با اختیار عدالت کے روبرو جرم کے ارتکاب کا چار مختلف اوقات میں اقرار کرے،،۔ کیونکہ اقرار جرم سے متعلق بہت سی احادیث میں یہ صراحت موجود ہے کہ آنحضرت ﷺ نے چار دفعہ کے اقرار کے بعد سزا دی تھی۔ کونسل نے کمیٹی کی اس رائے سے اتفاق کیا۔

ترجمہ: "(ب) کم از کم چار بالغ مسلمان مرد گواہان، جن کے متعلق عدالت کو تزکیہ الشہود کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے، اطمینان ہو کہ وہ صادق القول اشخاص ہیں اور بڑے گناہوں سے اجتناب کرنے والے ہیں، جرم (زنا) کے لیے لازمی دخول کے فعل کے چشم دید گواہان کے طور پر گواہی دیں۔ بشرطیکہ اگر ملزم غیر مسلم ہے تو چشم دید گواہان غیر مسلم ہو سکتے ہیں۔"

کمیٹی کی رائے میں اگرچہ قرآن مجید کی نصوص (النساء: ۱۵، النور ۴، ۱۳) کے مطابق حدود کے مسائل میں چار بالغ مسلمان مردوں کی گواہی ضروری ہے لیکن ایسے مخصوص حالات میں جہاں مرد موجود ہی نہ ہو، تو ائمہ وفقہاء کرام مثلاً امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ،

امام کاسانیؒ، امام ابن تیمیہؒ، امام بن حزمؒ، حافظ ابن قیمؒ، علامہ شوکانیؒ اور بہت سے دیگر حضرات نے صرف خواتین کی شہادت کو بھی قابل قبول قرار دیا ہے۔ حافظ ابن قیمؒ نے اپنی کتاب الطرق الحکمیة میں اس پر خاصی تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور اس کے جواز کے بارے میں ائمہ سلف وخلف کے بہت سے اقوال ذکر فرمائے ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مخصوص حالات میں مثلاً خواتین کے لئے قائم کئے گئے ایسے اداروں میں جہاں مرد حضرات موجود ہی نہ ہوں، عورتوں کی گواہی قابل قبول ہے۔ اس پر قیاس کرتے ہوئے حدود وقصاص میں بھی ان کی گواہی بشرط نصاب قابل قبول ہونی چاہیئے، تاہم صرف خواتین کی شہادتوں کی بنیاد پر حد کی سزا نہیں دی جاسکتی، تعزیری سزا دی جاسکتی ہے، جو سزائے موت کی صورت میں بھی ہوسکتی ہے۔ کونسل نے کثرت رائے کے ساتھ اس سے اتفاق کیا جب کہ دوسرا نقطۂ نظر یہ تھا کہ حدود کے مسائل میں خواتین کی شہادت قابل قبول نہیں کیونکہ حدیث میں اس سے منع کر دیا گیا ہے لیکن اس نقطۂ نظر کے حامل محترم ارکان نے اپنے موقف کی تائید میں جو دلائل پیش کئے، وہ تابعین وتبع تابعین کرام کے اقوال تھے تاہم انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ کتب حدیث سے تلاش کر کے کوئی مرفوع اور صحیح حدیث بھی پیش فرمائیں گے، جس میں صراحت کے ساتھ خواتین کو حدود کے مسائل میں گواہی دینے سے منع کر دیا گیا ہو یا ان مسائل میں ان کی شہادت کو نا قابل قبول قرار دیا گیا ہو۔

کونسل نے تجویز کیا کہ دفعہ ۸ کی شق (ب) میں ایک proviso کا بایں الفاظ اضافہ کیا جائے۔

"Provided that where the crime is committed in a place which excludes the presence of male witnesses the offender be awarded a sentence......."

تزکیۃ الشھود:

اس شق میں یہ بھی لکھا ہوا ہے: ''جن کے متعلق عدالت کو تزکیۃ الشھود کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اطمینان ہو کہ وہ صادق القول اشخاص ہیں......''

کمیٹی نے تجویز کیا تھا کہ تزکیۃ الشھود کی تفصیل کونسل کے تیار کردہ مسودہ قانونِ شہادت میں موجود ہے، اس تفصیل کو آرڈیننس ھٰذا کی اس دفعہ کا حصہ بنا دیا جانا چاہیئے۔ نیز قانون شہادت آرڈیننس میں بھی اس تفصیل کو شامل کیا جانا چاہیے۔ کونسل نے اس رائے سے اتفاق کرتے ہوئے قرار دیا کہ تزکیۃ الشھود کا مسئلہ واقعی بہت اہم ہے بلکہ یہ اسلامی نظام قضاء وعدل کا ایک بہت ہی اہم حصہ ہے، اسلامی تاریخ میں ماضی میں ''المزکی'' کا باقاعدہ عہدہ ہوتا تھا اور پھر تزکیۃ الشھود کا دیگر مسائل سے بھی بہت تعلق ہے لہذا ہماری عدالتوں کو چاہیئے کہ وہ تزکیۃ الشھود کے تقاضوں کو نہایت شدت سے ملحوظ رکھیں۔

دفعہ نمبر ۹:

9. Cases in which Hadd shall not be enforced: (1) In a case, in which the offence of zina or zina-bil-jabr is proved only by the confession of the convict, 'hadd' or

such of it as is yet to be enforced, shall be enforced if the convict retracts his confession before the hadd or such part is enforced.

(2) In a case in which the offence of zina or zina-bil-jabr is proved only by testimony, 'hadd' or such part of it as is yet to be enforced shall not be enforced if any witness resiles from his testimony before hadd or such part is enforced, so as to reduce the number of eye-witnesses to less than four". (3)-(4)........

ترجمہ: "۹۔ وہ صورتیں جن میں حد کا نفاذ نہیں ہوگا:

(۱)......

(۲)......اگر حد یا اس کے ایسے حصہ کے نفاذ سے قبل کوئی گواہی اپنی شہادت سے منحرف ہوجائے، جس سے عینی شاہدوں کی تعداد گھٹ کر چار سے کم ہوجائے۔"

کمیٹی نے تجویز کیا تھا کہ اس دفعہ کے آخر میں بصورت ذیلی دفعہ (۵) درج ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے: "اور منحرف ہونے والے گواہوں کو قذف کی سزا دی جائے۔"

کونسل نے کمیٹی کی اس رائے سے اتفاق کیا اور تجویز کیا کہ انگریزی متن میں حسب ذیل الفاظ لکھے جائیں:

"In the case mentioned in sub-section(2), the court may award the sentence qazf to the resiling witness as well as the other witnesses."

دفعہ نمبر ۱۰:

10. Zina or Zina-bil-jabr: (1) Subject to the provisions of secton 7, whoever commits zina or zina-bil-jabr which is not liable to hadd, or for which proof in either of the forms mentioned in section 8 is not available and the punishment of 'qazf' liable to hadd has not been awarded to the complainant, or for which hadd may not be enforced under this Ordinance, shall be liable to tazir."

ترجمہ: "۱۰۔ زنا یا زنا بالجبر مستوجب تعزیر:

(۱) دفعہ ۷ کے احکام کے تابع، جو کوئی زنا یا زنا بالجبر، جو حد کا مستوجب نہ ہو......"

کمیٹی نے اس دفعہ سے اتفاق کیا تھا۔ کونسل نے غور و فکر کے بعد جناب چیئرمین کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے سفارش کی کہ اس دفعہ کو حذف کر دیا جائے کیونکہ:

۱۔ دفعہ ۷ تو پہلے ہی بیان ہو چکی ہے۔

۲۔ جب ملزم نے اقرار بھی نہیں کیا اور گواہ بھی موجود نہیں تو پھر سزا تو الزام لگانے والوں کو ملنی چاہیئے یعنی جب جرم ثابت ہی نہیں تو پھر سزا کیوں؟ سوال یہ ہے کہ اس صورت میں مستغیث (جو الزام لگانے والا ہے) کو سزا کیوں نہ دی جائے؟

دفعہ نمبر ۱۱:

11. Kidnapping, abducting or inducing women to compel for marriage, etc: Whoever kidnaps or abducts any woman with intent that she may be compelled, or knowing it to or in order be likely that she will be commpelled to marry any person against her will, that she may be forced or seduced to illicit intercourse, or knowing it to be likely that she will be forced or illict intercourse, shall be punished with imprisonment for life and with whipping not exceeding thirty stripes, and shall also be liable to fine; and whoever by means of criminal intimidation as defined in the Pakistan Penal Cod (Act XLV of 1860) or of abuse of authority or any other method of compulsion, induces any woman to go from any place with intent that she may be, or knowing that it is likely that she also be punishable as will be, or seduced to illicit intercourse with another shall aforesaid.

''۱۱۔ عورت کو اس کے نکاح وغیرہ پر مجبور کرنے کے لئے اغوا کرنا، بھگا لے جانا یا ترغیب دینا......''

کمیٹی نے اور پھر کونسل نے بھی اس دفعہ سے اتفاق کیا۔

دفعہ نمبر ۱۲:

12. Kidnapping or abducting in order to subject person to unnatural lust: Whoever kidnaps or abducts any person in order that such person may be subjected, or may be so disposed of as to be put in danger of being subjected, to the unnatural lust of any person, or knowing it to be likely that such person will be so subjected or disposed of, shall be punished with death or rigorous imprisonment for a term which may extend to twenty-five years, and shall also be liable to fine, and if the punishment be one of

punishment of whipping not exceeding thirty imprisonment, shall also be awarded the stripes."

ترجمہ: ''۱۲۔کسی شخص کو غیر فطری ہوس کا ہدف بنانے کے لئے اغوا کرنا یا لے بھاگنا......''

کمیٹی نے تجویز کیا کہ جو کوئی کسی شخص کو اس لئے اغوا کرے......تو اسے سزائے موت یا ایسی مدت کے لئے......''

(۱) اس جرم کی سزا اس طرح لکھی جائے: ''دس سال قید بامشقت''

(۲) مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۷۷، جس میں جرمِ خلاف وضع فطری کی سزا پچیس (۲۵) سال تک قید یا سزائے موت بیان کی گئی ہے، اسے اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (۱) بنا دیا جائے۔

(۳) خلاف وضع فطری کی سزا کے بارے میں جناب مولانا قاضی محمد ہارون ایک مفصل تحقیقی پیپر مرتب فرمائیں گے۔

کونسل نے کمیٹی کی رائے سے اتفاق کیا۔

دفعہ نمبر ۱۳:

13. Selling person for purposes of prostitution,etc: Whoever sells, lets to hire, or otherwise disposes of any person with intent that such person shall at any time be employed or used for the purpose of prostitution or illicit intercourse with any person or for any unlawful and immoral purpose, or knowing it to be likely that such person will at any time be employed or used for any such purpose, shall be punished with imprisonment for life and with whipping not exceeding thirty stripes, and shall also be liable to fine."

ترجمہ: ''۱۳۔عصمت فروشی وغیرہ کے مقاصد کے لئے کسی شخص کو فروخت کرنا......''

کمیٹی نے اور پھر کونسل نے بھی اس دفعہ سے اتفاق کیا۔

دفعہ نمبر ۱۴:

14. Buying person for purposes of prostitution, etc: whoever buys, hires or otherwise obtains possession of any person with intent that such person shall at any time be employed or used for the purpose of prostitution or illicit intercource with any person or for any unlawful and immoral purpose, or knowing it to be likely that such person

will at any time be employed or used for any such purpose, shall be punished with imprisonment for life and with whipping not exceeding thirty stripes and shall also be liable to fine.

explanation: Any prositute or any person keeping or managing a brothel, who buys, hires or otherwise obtains possession of a female shall, untill the contray is proved, be presumed to have obtained possession of such female with the intênt that she shall be used for the purpose of prostitution."

ترجمہ: ”۱۴۔ عصمت فروشی وغیرہ کے مقاصد کے لئے کسی شخص کو خریدنا.....“

کمیٹی نے اور پھر کونسل نے بھی اس دفعہ سے اتفاق کیا۔

دفعہ نمبر ۱۵:

15. Cohabitation caused by a man deceitfully inducing a belief of lawful marriage: Every man who by deceit causes any woman who is not lawfully married to him to belief that she is lawfully married to him and to cohabit with him in that belief, shall be punished with rigorous imprisonment for a term which may extend to twenty-five years and with whipping not exceeding thirty stripes and shall also be liable to fine."

”۱۵۔ جائز نکاح کا یقین دلا کر کسی شخص کا دھوکہ سے مباشرت کرنا.....“

کمیٹی نے تجویز کیا تھا کہ اس دفعہ کو حذف کر دیا جائے یہی بات قبل ازیں دفعہ ۶ ذیلی دفعہ (د) میں بیان ہو چکی ہے۔

کونسل نے کمیٹی کی اس رائے سے اتفاق کیا۔

دفعہ نمبر ۱۶:

16. Enticing or taking away or detaining with criminal intent a woman: Whoever takes or entices away any woman with intent that she may have illicit intercourse with any person, or conceals or detains with that intent any woman, shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to seven years and with whipping not exceeding thirty stripes, and shall also be liable to fine."

ترجمہ: ''۱۶۔ مجرمانہ نیت سے کسی عورت کوورغلانا، لے جانا یا روکے رکھنا.....''

کمیٹی نے اس دفعہ سے اتفاق کیا تھا۔

کونسل نے دفعات ۱۱ تا ۱۶ کے بارے میں سفارش کی کہ انہیں حذف کر دیا جائے یا مجموعہ تعزیرات پاکستان میں کسی مناسب جگہ پر رکھا جائے کیونکہ ان دفعات کا اس جرم سے براہِ راست تعلق نہیں ہے۔

دفعہ نمبر ۱۷:

17. Mode of execution of punishment of stoning to death: The punishment of stoning to death awarded under section 5 or section 6 shall be executed in the following manner; namely:-

Such of the witnesses who deposed against the convict as may be available shall start stoning him and, while stoning is being carried on, he may be shot dead, whereupon stoning and shooting shall be stopped."

''۱۷۔ سنگساری کی سزا پر عمل درآمد کا طریقہ کار.....اور جب سنگساری جاری ہو، اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے گا، اس کے بعد سنگساری اور گولی چلانا روک دی جائے گی۔''

کمیٹی نے تجویز کیا کہ یہ امر غور طلب ہے کہ آیا شریعت کی رو سے سزا کا یہ طریقہ درست ہے یا نہیں؟ کونسل نے بھی اس سے اتفاق کیا۔

دفعہ نمبر ۱۸:

18. Punishment for attempting to commit an offence: Whoever attempts to commit an offence punishable under this Ordinance with imprisonment or whipping, or to cause such an offence to be committed, and in such attempt does any act towards the commission of the offence, shall be punished with imprisonment for a term which may extend to one-half or the longest term provided for that offence, or with whipping not exceeding thirty stripes, or with such fine as is provided for the offence, or with any two of, or all, the punishments.

''۱۸۔ کسی جرم کے ارتکاب کی کوشش کرنے کے اقدام کی سزا......''

کمیٹی نے اس دفعہ سے اتفاق کیا تھا۔

دفعات ۱۹ تا ۲۲:

کمیٹی نے اور پھر کونسل نے بھی قرار دیا کہ یہ دفعات انتظامی نوعیت کی ہیں، ان میں کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے کہ جس پر غور کیا جائے۔

(بحوالہ رپورٹ اسلامی نظریاتی کونسل ۲۰۰۱ء تا ۲۰۰۲ء)

ہم نے درجہ بالا اقتباسات اہل علم کے مزید معلومات کے لئے پیش کی ہیں انشاءاللہ آئندہ شماروں میں اس پر مزید بحث پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں باقاعدہ ایک علمی مذاکرہ کا اہتمام بھی کریں گے۔

حدود قوانین ۱۹۷۹ء پر ۲۶ مئی ۲۰۰۲ء کو اسلامی نظریاتی کونسل نے دوبارہ غور وفکر کر کے اجلاس میں تمام تر اعتراضات اور شکوک کا تفصیلی جائزہ لے کر ان کو رد کر کے ان قوانین کو کتاب وسنت اور انہیں کے تقاضوں کے مطابق قرار دیئے ہیں جس کی رو سے پیپلز پارٹی کا پیش کردہ حدود تنسیخ ایکٹ ۲۰۰۵ء قواعد وضوابط کے خلاف ہے لہذا متعلقہ اسٹینڈنگ کمیٹی اور قومی اسمبلی اس بل کو مسترد کر دینے کا پابند ہے۔

اس طرح اسلامی نظریاتی کونسل کے موجود ہوتے ہوئے ترامیم کے حوالے سے بھی ماوراء آئین جنرل پرویز مشرف کی قائم کردہ وومن کمیشن کی رپورٹ کی بھی کوئی قانونی حیثیت نہیں اس طرح کے اقدامات آئین کی صریح خلاف ورزی ہے اور طے شدہ متعلقہ قوانین کو محل نزاع بنانے کی کوشش ہے اور اسلامی نظریہ کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اور اس طرح کی کوششیں غضب الہی کو دعوت دینے کی مترادف ہے ان قوتوں سے ایسے اعمال سے گریز کرنے کی گزارش ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ غیروں کی خاطر ملک میں انتشار پھیلانے کی ایک اور سازش کامیاب ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ارباب اہل علم وفضل کی رائے اور مثبت تجاویز کا خیر مقدم کریں گے۔ شکریہ

رئیس التحریر